

## شذرات

یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ صرف ہند پاکستان میں بلکہ عرب ملک کے علمی ملتوں اور مغربی درس گاہوں میں بھی شاہ ولی اللہ اول ان کی تعلیمات سے خاص لمحیٰ فی جامہ ہی ہے عرب دنیا میں تو شاہ صاحب کی شہرورتی کتاب "جنتۃ اللہ البالغة" کا ایک حصہ ہوا تعارف ہو چکا ہے۔ اور جیسا کہ "الرجیم" کے نوبر کے شمارے میں ایک مضمون میں بتایا گیا ہے، مغربی درس گاہوں میں اپ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ ہندوستان اپنے پاکستان کے مسلمانوں کی تجدیدِ ذمہ دی کی تاریخ میں بطالعہ میں ایتہاشاہ ولی اللہ سے ہوئی چلی ہے حال ہی میں پاکستان کے ایک نو قریبی مجلہ میں ایک اہل قلم نے تکھہ بے کچاں تک ہند پاکستان میں اسلامی اجیاسے کام کا تعلق ہے، ایک ایماندار موسخ مجید ہے کہ ان ڈھائی سو سالوں کو شاہ ولی اللہ کا دو قرار دے۔

**رسالت**  
شاہ ولی اللہ صاحب نے پیش گوئی کی تھی کہ ان کے بعد ان کے جو علوم ظاہرہ "ہیں، جن سے ان کی مراد کتاب "سنت کے علوم" میں ان کی پہلی نشر و اشاعت ہو گئی اور اس کے بعد ان کے علوم باطنہ معنی علوم حکیمیہ کو فروع ہو گا۔ اب ملعمہ چہل تک شاہ صاحب کے علوم ظاہرہ کا تعلق ہے اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ ان کی جتنی نشر و اشاعت ہوئی ہے اس دو سال کے عرصے میں کسی اور صاحبِ علم کے علوم کی نہیں ہوئی، شاہ ولی اللہ کے صاحبزادے شاہ عبدالعزیز کے زبانے ساہ کریمہ کے ایک غیر ہندوستانی عالمی سارے ہندوستان کی سیاحت کی اور اسے علم حدیث کا کوئی بھی استاد ایسا نہ ملا، جو شاہ عبدالعزیز کا شاگرد ہو۔ واقعیہ ہے کہ آج شاہ ولی اللہ کے اتباع کی بدولت کتاب "سنت کے علوم" کے درس و تدریس کا پھر جتنہ صفتیں ہے، کسی بھی اور مسلمان ملک میں نہیں اور گزشتہ دو صدیوں میں مسلمانان پاک و ہند نے جتنی علم حدیث کی خدمت کی ہے، کسی اور ملک کے مسلمانوں نے نہیں کی۔

# شذرات

یہ بڑی خوش کیبات ہے کہ صرف ہند پاکستان میں بلکہ عرب ملک کے علمی ملکوں اور غربی درس گاہوں میں بھی  
اب شاه ولی اللہ اول ان کی تعلیمات سے خاص دلچسپی لی جاتی ہے عرب دنیا میں تو شاہ ماحب کی شہروں کتاب "جنتۃ اللہ بالانہ"  
کا ایک عرصہ ہوا، تاریخ ہو چکا ہے۔ اور جیسا کہ "الریسم" کے نوبت کے شمارے میں ایک معمون میں بتایا گیا ہے، مغربی درس گاہوں  
میں اب تیس سو کریبیاں ہے کہ ہندستان اور پاکستان کے مسلمانوں کی تجدید و ننگی کی تاریخ کے مطالعہ میں اتنا شاہ ولی اللہ سے ہوئی  
چاہیئے حال ہی میں پاکستان کے ایک مؤقرینی مجلہ میں ایک اہل قلم نے لکھا ہے کہ جہاں تک ہند پاکستان میں اسلامی ایام کے  
ہم کا تعلق ہے، ایک ایماندار مصنخ مجود ہے کہ ان ڈھائی سو سالوں کو شاہ ولی اللہ کا وعدہ قرار دے۔

ترجمت  
اور  
فلسفہ  
مزاد میں  
ٹکا ہر د  
بالمفہ  
کے ترتیب  
سهم

شاہ ولی اللہ صاحب نے پیش گوئی کی تھی کہ ان کے بعد ان کے جو علوم ظاہرہ ہیں، جن سے ان کی مدد کتاب د  
سنن کے علوم میں، ان کی پہلی نشر و اشاعت ہو گئی اور اس کے بعد ان کے تلوہم باطنہ علوم حکمیہ کو فروغ ہو گا۔ اب  
چنان تک شاہ صاحب کے علم ظاہر و کا تعلق ہے اس سے کسی کو ان کا رہنیں ہو سکتا کہ ان کی جتنی نشر و اشاعت ہوئی ہے  
اس دو سال کے عرصے میں کسی اور صاحبِ علم کے علوم کی نہیں ہوئی، شاہ ولی اللہ کے صاحبزادے شاہ عبدالعزیز کے  
زلے کا ذکر ہے کہ ایک غیر ہندوستانی عالم نے سارے ہندستان کی سیاحت کی اور اسے علم حدیث کا کوئی بھی استاذ  
ایلانہ ملا، جو شاہ عبدالعزیز کا شاگرد ہو۔ واقعیہ ہے کہ آج شاہ ولی اللہ کے اتباع کی بدلت کتاب و سنن کے علوم  
کے درس و تدریس کا پچھا بندہ صغار میں ہے، کسی بھی اور مسلمان ملک میں نہیں اور گزشتہ دو صدیوں میں مسلمانان پاک و  
ہند نے جتنی علم حدیث کی خدمت کی ہے، کسی اور ملک کے مسلمانوں نے نہیں کی۔